بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

17: سلف کا منہج عقیدے میں

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "منہج السلف في العقيدة" (سلف کا منہج عقیدے میں کیا ہے)۔

منہج سلف کی ہم نے بار بار بات کی ہے آج کی نشست میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ عقیدے کے مسائل میں سلف کا منہج کیا رہا ہے۔ اس سے پہلے میں اس منہج کو بیان کروں ایک سوال اٹھتا ہے کہ صرف عقیدے میں منہج کی بات کیوں ہو رہی ہے صرف عقیدے میں ضروری ہے یا پوری شریعت کے اُمور میں ضروری ہے؟ اور کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف عقیدے میں ہی منہج ہے اور باقی اُمور میں منہج نہیں ہے کوئی اور منہج ہے؟ عقیدے کی اہمیت تو ہے ہی اپنی جگہ پر کیا اس سے یہ معنی لازم آتا ہے کہ باقی جو اُمور ہیں شریعت کے، عبادات، معاملات، اخلاق، سلوک، سیاست وغیرہ وغیرہ وہ بھی شامل نہیں ہیں یا ان میں منہج الگ ہے کچھ؟

پہلی بات یہ ہے کہ اگر عقیدے کا منہج درست ہے تو اس کا مطلب ہے جو باقی عقیدے کے ماتحت ہیں اُن سب کا درست ہے۔ دوسری بات کہ سب سے زیادہ بگاڑ اور اختلاف عقیدے میں ہی ہوا ہے اس لیے

عقیدے کا ذکر خاص کیا گیا ہے، ایک اور چیز کہ اختلاف تفرقات عقیدے کی بنیاد پر ہوا۔ اگر عقیدے کے اُمور میں یہ منہج ہے تو پھر من باب اولیٰ دوسرے مسائل میں یہی منہج ہے کہ نہیں؟

تو یہ ساری باتیں جو ہیں ایک ساتھ لازم آتی ہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ سلف کا منہج عقیدے میں تو یہ ہے لیکن شریعت کے دوسرے اُمور میں کوئی اور منہج ہوگا، تاکہ کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہم اصول میں سلفی ہیں لیکن فروع میں یا طریقت میں کچھ اور ہیں (واضح ہے)۔

آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "يتلخص منهجهم فيما يلي" (سلف کے منہج کا خلاصہ (یعنی عقیدے کے تعلق سے سلف کے منہج کا خلاصہ ایک سمری بیان کر رہے ہیں))۔ سلف کے منہج کا عقیدے میں خلاصہ کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں:

1-"حصرهم مصدر التلقي في باب الإعتقاد على كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم وفهمهم للنصوص على ضوء فهم السلف الصالح"۔

یہ سب سے پہلا قاعدہ ہے یا اصول سمجھ لیں آپ کیونکہ منہج کے بھی تو اصول ہیں نا سلف کا عقیدے میں سب سے پہلے کیا ہے؟ "حصرهم مصدر التلقي"۔ مصدر التلقی، شریعت کی بنیاد (The Source of Religion) کہاں سے آئے اور حصر سے کیا مراد ہے؟ صرف اور صرف (یہ restricted ہے اس چیز میں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے یعنی اس کے علاوہ نہیں ہے)۔ کیا چیز ہے؟ "في باب الإعتقاد" (خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں) "على كتاب الله" (اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی قرآن مجید)) "وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت) "وفهمهم للنصوص على ضوء فهم السلف الصالح" (قرآن اور سنت تو ہیں لیکن فہم کس کی ہے؟ سلف صالح کی)۔

اور جب تک فہم صحیح نہیں ہے تو پھر دلیل بھی صحیح نہیں ہو سکتی تو اس لیے اس کو جوڑ دیا ہے خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں کیونکہ سلف کا اختلاف نہیں رہا۔ تو سب سے پہلے جب بھی عقیدے کی کوئی بات کرنی ہے تو ہمارے پاس ثبوت کہاں سے ہو گا؟ "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ کس کی سمجھ کے مطابق؟ سلف کی سمجھ کے مطابق۔ تو فہم بھی لازمی ہے جیسا کہ یہ دو چیزیں لازمی ہیں شریعت کی بنیاد کے تعلق سے۔

2-دوسری بات "احتجاجهم بالسنة الصحيحة في العقيدة وسواء كانت هذه السنة الصحيحة متواترة أم آحاداً" (صحیح سنت کو حجت ماننا)۔

حدیث صحیح ثابت ہے حجت ہے عقیدے کے مسائل میں بلکہ شریعت کے ہر مسئلے میں لیکن عقیدہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے شریعت کے اُمور میں اس لیے اس کا خاص ذکر کیا جا رہا ہے اور مخالفین نے بھی اختلاف رکھا ہے کہ فروعی مسائل میں تو حدیث آحاد کو لے لیتے لیکن اصول میں نہیں لیتے۔ تو اس لیے شیخ صاحب حفظہ اللہ نے اس کا ذکر خاص کیا ہے ورنہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک سلف کے نزدیک "الإحتجاج بالحديث الصحيح، بالسنة الصحيحة" ہی قاعدہ ہے چاہے اصول ہوں یا فروع ہوں، صحیح حدیث ہے دین ہے "إذا صح الحديث فهو مذهبي" (وہی میرا دین ہے وہی میرا مذہب ہے)۔

"وسواء كانت هذه السنة الصحيحة" صحیح سنت چاہے متواتر ہو یا آحاد ہو قابل حجت ہے کوئی فرق نہیں ہے، اور یہیں سے اہل بدعت نے چور دروازہ نکالا ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے انکار کا۔

اللہ تعالیٰ کی جو صفات فعلیہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا نازل ہونا حدیث میں آیا ہے کہتے ہیں کہ یہ روایت آحاد روایت ہے ہم اس کو نہیں مانتے عقیدے میں آحاد روایت قابل حجت نہیں۔ کیوں نہیں؟ کیونکہ زیادہ تر لوگوں میں بات مشہور نہیں ہوئی معروف نہیں ہوئی متواتر ہونی چاہیے تھی اور عقیدے کا مسئلہ ہے عقل تو

یہ کہتی ہے کہ سب کو آنی چاہیے تھی یہ بات تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض لوگوں کو چند لوگوں کو ایک، دو یا تین سے زیادہ کسی کو نہیں آئی، آحاد حدیث رہی ہے تو متواتر حدیث نہ ہو سکی اس لیے ہم نہیں مانتے۔

عقل کو آگے کیا نص کے ! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں آپ کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ نازل نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جرأت کیسے کی ہے ؟! سند صحیح ہے سند پر اگر کوئی کلام ہے تو وہ لے کر آؤ، سند ضعیف ہے کوئی مجہول راوی ہے کوئی کذاب راوی ہے کوئی ایسا راوی ہے جس کا حافظہ کمزور ہے (کوئی بھی ہو)، روایت میں کوئی انقطاع ہے کوئی اور خرابی ہے شذوذ ہیں کچھ تو بتاؤ نا، کوئی ثبوت تو ہونا چاہیے۔ جب سند بالکل ٹھیک ہے سونے کی لڑیاں ہیں اور چمک رہی ہے سونے طرح بالکل واضح ہے صاف ہے تو پھر یہ کہنا کیونکہ یہ آحاد ہے ہم نہیں مانتے اسے کہتے ہیں ہٹ دھرمی اور کچھ بھی نہیں ہے۔

علم کی بات یہ نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض روایات متواتر درجے کو پہنچیں بعض نہیں پہنچیں یہی تو اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ جب میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان سچ ثابت ہو جائے تو کیا کرو گے تم، عقل کو آگے کرو گے سر اٹھا کر یا عقل کو پیچھے کرو گے نص کے تابع کرو گے سر جھکا کر، یہی آزمائش ہے۔اِن لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں کہ ہم نہیں مانتے آحاد ہے آحاد ہے پھر آحاد سے بھی خود ٹھوکریں کھائی ہیں آگے جا کر کیونکہ عقیدے میں بعض ایسی چیزیں شامل کی ہیں جو آحاد سے ہی ثابت تھیں پھر بھی اس کو مان لیا ہے۔

الغرض، یہ ہمارا موضوع نہیں ہے لیکن یہ منہج ہے سلف کا عقیدے میں کہ سنت، حدیث صحیح ثابت ہو گئی حجت ہے خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں۔

اور یہ جو فتنہ ہے متواتر اور آحاد کا معتزلہ سب سے پہلے لے کر آئے تھے معتزلہ نے کہا کہ متواتر ہے عقیدے میں تو لیں گے آحاد ہے تو ہم نہیں لیں گے۔اہل سنت والجماعت نے ان کی ایک بات کو مانا اور ایک بات کا انکار کیا۔کس بات کو مانا؟ علم میں علمی بات جو ہے جہاں تک علم کا مسئلہ ہے علم حدیث کے تعلق سے کہ متواتر یہ ہوتی ہے، آحاد یہ ہوتی ہے پھر آحاد کی تین قسمیں ہیں یہ تو بات چلو ٹھیک ہے علمی گفتگو ہے علمی بات ہے۔ لیکن انکار کس چیز کا کیا؟ کہ آحاد کو نہیں مانیں گے عقیدے کے مسائل میں، نہیں! ہم اس کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں کہ بعض کم علم لوگوں نے یہ سمجھا ہے جب اہل سنت والجماعت یہ بات کرتے ہیں کہ احادیث کی دو قسمیں ہیں متواتر اور آحاد تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معتزلہ کی کاپی کر رہے ہیں یا معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں۔ نہیں! معتزلہ جب یہ کہتے ہیں کہ متواتر اور آحاد دو قسمیں ہیں احادیث کی تو پھر وہ اپنی یہ بدعقیدگی یہ غلط منہج بھی ساتھ لے کر آتے ہیں سامنے رکھتے ہیں کہ جب حدیث آحاد ہے تو پھر اب عقیدے کے مسائل ہم نہیں لیں گے عقیدے کے لیے یہ قابل حجت نہیں ہے۔ہمارے نزدیک کیا ہے؟ آحاد یا متواتر برابر ہیں۔کس اعتبار سے؟ حجت کے اعتبار سے۔

3-"التسليم بما جاء به الوحي"(جو کچھ وحی سے آیا ہے ہمیں ملا ہے(قال الله و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم پہنچا ہے ہم تک) تسلیم کیا ہے سر جھکایا ہے)۔ منہج ہے سلف کا نصوص کے سامنے سر نہیں اٹھاتے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"وعدم رده بالعقل"(تسلیم تب کیا جاتا ہے مکمل طور پر جب رد نہیں کیا جاتا جزوی طور پر بھی)۔

واضح ہے تسلیم مکمل کب ہوتی ہے؟ جب رد کرنے کا نام باقی نہیں رہتا اور سب سے بڑی مصیبت جو امت میں آئی ہے نصوص کو رد کرنے کی وہ ہے عقل، عقل کو آگے کرنا نصوص کے۔

تو منہج سلف کیا رہا عقیدے کے مسائل میں تیسرے نمبر پر؟ "التسليم" (مکمل تسلیم کرنا) "بما جاء به الوحي" (جو کچھ وحی سے ملا اس کو من و عن سے تسلیم کرنا) "وعدم رده بالعقل" (اور عقل سے اسے رد نہ کرنا) "وعدم الخوض في الأمور الغيبة"۔ عقل کب آگے کی جاتی ہے (دیکھیں ترتیب دیکھیں الفاظوں کی کتنی خوبصورت ہے) تسلیم مکمل کب ہوتی ہے؟ جب عقل کو آگے نہیں کیا جاتا جب عقل سے کسی مسئلے کو رد نہیں کیا جاتا۔ عقل کو کب آگے رد نہیں کیا جاتا کیا طریقہ ہے؟ "وعدم الخوض في الأمور الغيبة"۔ غیبی أمور میں کیوں پیچھے پڑتے ہو؟ جب اللہ تعالیٰ نے چھپا دیا ہے تو اس کے چھپے رہنے میں خیر ہے یا اس کے پیچھے لگ کر اسے ظاہر کرنے میں خیر ہے کیا خیال ہے عقل کیا کہتی ہے تمہاری (دیکھیں نا عقل سے کیسے مار کھاتے ہیں؟)۔

اگر اس کو ظاہر کرنے میں خیر ہوتا تو ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت تھی یا پیچھے لگنے کی ضرورت تھی؟! اس میں مزید بحث و مباحثے کی ضرورت تھی؟! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے دو ہاتھ ہیں اب اہل باطل نے کیا کیا؟ ہاتھ ہیں دو تو پھر کیسے ہاتھ ہیں۔ اب "کیسے" "علم غیب ہے کہ نہیں؟" "دو ہاتھ ہیں" وحی ہے کہ نہیں؟ وحی سے ثابت ہوا ہے واضح الفاظوں میں۔

اہل باطل نے کہا اگر دو ہاتھ مان لیے جائیں (اگر دو ہاتھ مان لیں اللہ تعالیٰ کے ہم) اور یہ نہیں کہا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے یہاں پر زبان پر تالے لگ جاتے ہیں بلکہ یہ کہا کہ یہ تو مخلوق سے مشابہت ہوتی ہے۔ مخلوق سے مشابہت کیسے ہوتی ہے کیوں ہوتی ہے کب ہوتی ہے سوال اٹھے کہاں سے اٹھے؟ اس خراب عقل سے اٹھے اور یہ تب ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے اس کی کھوج میں لگے اور اس کی تلاش میں لگے۔

اینڈ(end)رزلٹ کیا نکلا جب کسی چھپی ہوئی چیز کے پیچھے لگتے ہیں آپ وہ آپ کے ہاتھ آتی ہے کیا خیال ہے؟آپ تخمینہ لگا سکتے ہیں نا۔جب آپ کے سامنے نہیں ہے پھر آپ اپنا اندازہ لگاتے ہیں کہ اچھا ایسے بھی ہو سکتی ہے،ایسے بھی ہو سکتی ہے،ایسے بھی ہو سکتی ہے۔پھر لازم کیا آیا؟کہ کیفیت لازم آئی،جب کیفیت لازم آئی پھر مثلیت بھی لازم آئی،مثلیت میں تشبیہ لازم آتی ہے پھر انکار لازم آیا کہ نہیں؟تو اگر ان غیبی اُمور کے پیچھے نہ ہی پڑتے شروع سے سلامتی کا راستہ ہے کہ نہیں؟

تو اب تسلیم کب ممکن ہے؟﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (الاسراء:36)یہ ہے اصول اصل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ہر گز مت پیچھے لگو(کس چیز کے؟)جس کا تمہیں علم ہی نہیں ہے۔

جسے اللہ نے چھپایا ہے خیر کس میں ہے؟اس کے چھپے رہنے میں خیر ہے،اور جسے ظاہر کیا ہے اس کو چھپانے میں شر ہے اور خیر اس کے ظاہر ہونے میں ہی ہے۔اِن لوگوں نے کیا کیا ہے؟ظاہر کو چھوڑ دیا ہے اور جو چھپا ہے اس کے پیچھے لگے تو نہ ظاہر ہاتھ میں آیا نہ چھپا ہوا ہاتھ میں آیا اِدھر سے بھی گئے اُدھر سے بھی گئے۔نتیجہ کیا نکلا؟"البدعة والضلالة، وكل ضلالة في النار"۔(أعاذنا الله من النار)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"وعدم الخوض في الأمور الغيبة التي لا مجال للعقل فيها"۔اب عقل کو آگے کیا ہے اب اُمور غیب میں عقل کیا کر سکتی ہے؟دیکھیں عقل لمیٹڈ(limited)ہے جیسا کہ انسان خود مسکین،حقیر اور فقیر ہے،عقل سوچ سکتی ہے اس کے بارے میں یہ بتا سکتی ہے اس موبائل کو کھولنے میں بند کرنے میں،ریپئر کرنے میں مینٹیننس(maintenance)میں عقل کو لاتے کہ نہیں؟آپ کو پتہ ہے کہ ایک چیز آپ نے دیکھی ہی نہیں ہے S10 کو آپ ٹھیک کرنا چاہتے ہیں S10 موجود ہے کیا کریں گے اس کا؟آپ کو پتہ ہے کہ اس کی پروگرامنگ کیا ہے کیسے ہو گی پھر تخمینے کے سوا کچھ رہے گا اور تخمینہ سو فیصد صحیح ہوتا ہے کیا؟

عقل کو آگے کرتے گئے عقل سے پھر ٹھوکر کھائی کیونکہ یہ عقل کا راستہ ہی نہیں ہے یہ عقل کا کام ہی نہیں ہے۔ایمانیات کا تعلق دل سے ہے کہو آمنا وصدقنا بات ہی ختم ہے۔ایمان دل سے ہوتا ہے یا زبان سے ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے؟ بنیاد دل ہے زبان سے اقرار ہے پھر اس پر عمل کرنا ہے پورے جسم سے لیکن جب بات کی جاتی ہے نصوص کی اور ایک خبر مل جاتی ہے آپ کو کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے سلف نے کیا کیا صحابہ نے کیا کیا؟ آمنا وصدقنا۔ کیا عقل کو آگے کیا؟ کہیں پر ایک صحابی سے بھی سوال موجود ہے مجھے ضعیف حدیث دکھا دیں کہ کسی صحابی نے کہا ہو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے دو ہاتھ کیسے مان لیں ہم وہ تو مخلوق کے بھی دو ہاتھ ہیں انسان کے بھی دو ہاتھ ہیں، تشبیہ لازم آتی ہے وضاحت تو کیجئے کیسے مانیں؟ کسی ایک صحابی نے سوال کیا صحابہ کرام کی عقل نہیں تھی کیا؟! یا تو عقل نہیں تھی آپ کی عقل زیادہ ہے، یا ان کی عقل تھی اور آپ کی عقل نہیں ہے دونوں میں سے ایک تو ہے نا! (سبحان اللہ)۔

4- شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "عدم الخوض في علم الكلام والفلسفة" (اللہ اکبر)۔ "عدم الخوض في علم الكلام والفلسفة" (علم کلام، علم فلسفہ سے دوری اختیار کرنا مکمل طور پر، علم الکلام میں نہ پڑنا قریب نہ جانا)۔ غیبیات کے پیچھے کب لگا جاتا ہے؟ جب علم الکلام اور فلسفہ میں کوئی شخص پڑ جاتا ہے تو پھر وہ ظاہر اس کو چھوٹا نظر آتا ہے نا کہ یہ تو ہمارا راستہ نہیں ہے یہ تو ہیں لوگ بات کرنے والے نا۔اب اِس کی بات کوئی نہیں کر رہا اِس کی بات کون کرے گا؟ ہم ہیں نا کرنے والے۔

اپنے آپ کو وہ مقام دیا جو اُن کا کبھی تھا نہیں اور جو کسی کا ہو بھی نہیں سکتا (علم غیب جاننا کس کے بس کی بات ہے!) یہاں تک کہ علم الکلام والوں نے دین میں شریعت میں خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں ایسی

نئی چیزیں ایجاد کی ہیں کہ مسلمانوں کے عقیدے کو مسخ کر دیا،ان کی رسائی صرف چند مسائل تک نہ ٹھہری کہ ایک دو مسئلہ، نہیں! پھر ہر مسئلہ میں وہ گئے۔

یہ شر کا دروازہ کھلا پھر بند کس نے کیا؟ جب اہل علم بھی موجود ہیں ان سے سوال بھی کیا جا سکتا ہے ان کی طرف نہ گئے، اہل علم نے نصیحت کی اسے پس پشت ڈالا اپنی بات آگے کرتے رہے اور عجب بات ہے ہر زمانے میں صحابہ کرام کے زمانے میں بھی قدری تھے کہ نہیں! صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے کوئی تصور کر سکتا ہے کہ صحابی کے قول کو چھوڑ کر کسی اور کے قول کو لے لے! لیکن لوگوں نے کیا ہے آج بھی لوگ کرتے ہیں۔ اہل حق علماء ربانیین سلفی علماء موجود ہیں ان کے قول میں آپ کو ہمیشہ قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے گا، سلف کی سمجھ نظر آئے گی، اصول نظر آئیں گے، دلیل کی بنیاد پر بات نظر آئے گی۔ آج بھی اُن کے مخالفین ہیں کہ نہیں اور یہ مخالفین متبعین ہیں کہ نہیں؟

اس لیے متبعین تو رہیں گے اِن کے بھی اور اِن کے بھی لیکن ہم لوگ کہاں پر ہیں سوال یہ ہے؟ کس کی اتباع کرنے والے ہیں کس کے پیچھے چلتے ہیں؟ عقل کو آگے کرنے والوں کے پیچھے چلتے ہیں یا نصوص کو آگے کرنے والوں کے پیچھے چلتے ہیں اپنے گریبان میں جھانک کر خود دیکھ کر بتائیں کہ ہم کس کے پیچھے چلنے والے ہیں۔

علم الکلام کی مذمت کرتے ہوئے سلف کے اقوال معروف اور مشہور ہیں اور سخت الفاظ اس لیے بیان کیے گئے ہیں بعض سلف سے کیونکہ ان لوگوں نے عقیدے میں وہ چیزیں شامل کی ہیں اور وہ غلط بیانی کی ہے کہ اکثر لوگوں کے عقیدے کو اِن لوگوں نے بگاڑا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا دل کرتا ہے کہ میں ان کو جوتے ماروں۔

علماء ہیں، علم الکلام علم ہے کہ نہیں؟! علماء کو جوتے مارے جاتے ہیں؟! علم الکلام کا علم حاصل کرنے والے وہ علماء ہوتے ہی نہیں ہیں ورنہ علماء کی قدر سلف سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے۔امام شافعی رحمۃاللہ علیہ علماء کی قدر کرنے والے ہیں یا بے قدرے ہیں؟ قدر کرنے والے ہیں زندگی ساری علم پر ہی گزری ہے ان کی اور کیا ہے انہوں نے کیا کیا ہے علم کے سوا آپ جانتے ہیں ان کا کوئی بزنس کوئی کاروبار؟ کوئی پراپرٹی چھوڑ کر گئیے ہوں کوئی بڑا کوئی ٹاور بنا کر گئیے ہوں کچھ بنا کر گئیے ہیں اپنی زندگی میں کیا بنایا ہے؟ یہی علم پیچھے چھوڑ کر گئیے ہیں۔ آج لاکھوں لوگ اُس علم سے مستفید ہو رہے ہیں کہ نہیں؟ زندگی ساری اس علم کے لیے وقف کردی اللہ تعالٰی کے دین کے لیے وقف کردی وہ کہہ رہے ہیں کہ میرا دل کرتا ہے ان کو جوتے ماروں اور پھر عشائر و قبیلہ کے بازار میں گھماؤں گدھے پر بٹھا کر دیکھوں کہ یہ سزا ہے جو علم کلام کا علم حاصل کرتے ہیں (وہ سزا دینا چاہتے ہیں)۔

اور آج بعض لوگ سینہ تان کر کہتے ہیں کہ ہم علم الکلام کے طالب علم ہیں۔ اگر امام شافعی ہوتے تو پھر اچھا نہ ہوتا آپ کے لیے آج وہ نہیں ہیں تو آپ کی کہنے والے ہیں نااُن کے زمانے میں جرأت نہیں کرتے تھے (سبحان اللہ)۔ تھے علم الکلام والے لیکن سامنے نہیں آتے تھے ورنہ پھر وہی مسئلہ ہوتا نا کہ امام شافعی کے جوتے کون کھانے کے لیے تیار ہوتا؟!

5- شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں" رفض التأويل الباطل "((یہ بھی عقیدے کے اصول میں سے ہے، منہج السلف کے عقیدے کے اصول یا منہج میں سے) باطل تاویل کو چھوڑنا رفض کرنا)۔

صحیح تاویل پر مختلف معنی ہیں ان میں سے ایک تفسیر بھی ہے کسی چیز کی وضاحت بھی موجود ہے۔ خواب کی تعبیر کو بھی تاویل کہا جاتا ہے تو مختلف چیزیں ہیں، شریعت کے بعض مسائل کو سمجھنے کے لیے بھی تاویل کہا

جاتا ہے لیکن باطل تاویل سے کیا مراد ہے خاص طور پر اسماء وصفات کے باب میں اہل بدعت نے جو راستہ اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کا معنی قدرت کا ہے، ہاتھ کا معنی نعمت کا ہے؟

عربی زبان میں ہاتھ ہاتھ کو بھی کہتے ہیں جو حقیقی ہاتھ ہے اور ہاتھ طاقت و قدرت کو بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان ایک عظیم زبان ہے معروف زبان ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی نہیں عربی زبان کو اختیار کیا اور اپنے زمانے کی بلکہ دنیا کی میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بہترین زبان ہے لیکن عربی میں ہاتھ جو حقیقی ہاتھ ہے جس سے پکڑا جاتا ہے اس کو بھی ہاتھ کہتے ہیں اور عربی زبان میں نعمت اور قدرت کو بھی ہاتھ کہا جاتا ہے۔

اب اِن لوگوں نے دیکھا جب عقل کو نصوص کے آگے کر دیا بہت آگے کر دیا بہت آگے چلے گئے اب پیچھے واپس لوٹنے کا راستہ بھی بند کر دیا اپنے لیے تو انہوں نے کہا دیکھو ہاتھ جس کا ذکر آپ قرآن مجید میں کرتے ہو ہم مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے لیکن ہاتھ کا معنی ہے طاقت اور قدرت عربی زبان میں ہاتھ کے معنی میں طاقت اور قدرت ہے کہ نہیں؟ بالکل ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجازاً بیان کیا ہے حقیقتاً نہیں اور پھر ہم مجازی معنی لیں گے لازمی ہے۔

مجازی معنی کیوں لیتے ہیں آپ حقیقتاً کیوں چھوڑ دیا جس سے پکڑا جاتا ہے؟ کہتے ہیں پکڑنے والا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے لیے تو حصہ ہے اور حصہ مخلوق کا ہوتا ہے اس لیے ہم نہیں مانتے نعمت والا ہاتھ یہی فٹ ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ فٹ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے مرضی ہے نا کیا فٹ ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا بھئی مرضی ہے! اچھا یہ کیسے فٹ ہوتا ہے؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے بہت نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی۔

اچھا یہ تو بتائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مجید میں سورۃ ص آیت نمبر 75 میں کہ اے ابلیس تو نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا جس کو میں نے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا؟ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی دو ہیں، دو قدرتیں ہیں، دو

طاقتیں ہیں اللہ تعالی کیا فرماتے ہیں قرآن مجید میں؟﴿وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (النحل:18)۔تو پھر آپ کی عقل تو ماری گئی نا یہاں پر!

اللہ تعالیٰ نے اگر سیدنا آدم علیہ الصلاہ والسلام کو اپنی نعمت سے پیدا کیا ہوتا تو پھر دونوں ہاتھوں کا ذکر نہ ہوتا دونوں کے ہاتھوں کے ذکر سے مراد کیا ہے؟کہ حقیقتاً دونوں ہاتھ ہیں کیونکہ نعمتیں دو نہیں ہیں، طاقتیں دو نہیں ہیں، قدرتیں دو نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کی۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی طاقت کی لمیٹ(limit)لگا سکتا ہے قید لگا سکتا ہے؟!قدرت کی نعمت کی قید کوئی لگا سکتا ہے؟!کوئی نہیں لگا سکتا۔تو پھر تم لوگ کیسے آگے چلے گئے؟! اب یہاں پر خاموشی طاری ہوگئی کوئی جواب نہیں ہے،نہ تو شرعاً نہ عقلاً نہ لغتاً کہیں سے کوئی جواب نہ ملا کیا کریں؟توبہ کی ہے واپس آئے ہیں؟ نہیں! کیونکہ جیسے میں نے کہا ہے کہ اپنے لیے پیچھے جانے کے دروازے بند کر چکے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے فولوورز(followers)کیا کہیں گے،وہ فلان کیا کہے گا، فلان کیا کہے گا(جیسا کہ لوگوں کو ہی جواب دینا ہو لوگوں کے ربّ کو جواب نہ دینا ہو(اللہ المستعان،اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے(آمین))۔تو تاویل باطل کو رفض کرنا مکمل طور پر چھوڑنا۔

6۔"الجمع بين النصوص في المسألة الواحدة"(سارے نصوص کو جمع کرنا جن کا تعلق ایک موضوع سے ہے)۔

ایک مسئلہ ہے ایک موضوع ہے اب نصوص کو جمع کرنا ہے آیات ساری جمع کرنا ساری احادیث جمع کرنا پھر فیصلہ کرنا ہے۔ اہل بدعت کیا کرتے ہیں آگے آئے گا منہج ان کا کہ وہ پہلے فتویٰ دیتے ہیں پھر نصوص ڈھونڈتے ہیں کہیں سے کوئی مل جائے ضعیف مل جائے کوئی کسی کا قول مل جائے پھر کہتے ہیں یہ دلیل ہے ہماری(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔اچھا دلیل منسوخ ہے پھر؟حدیث ضعیف ہے پھر؟

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو کیوں پیدا کیا ہے اب کہنے والے نے کہہ دیا ہے کہ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیدا کیا ہے۔اچھا دلیل ڈھونڈیں ذرا؟ڈھونڈی دلیل،ڈھونڈی دلیل،ڈھونڈی دلیل کچھ نہ ملا ایک من گھڑت روایت مل گئی سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کی کہ جب عرش کے پائے میں لکھا ہوا دیکھا لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ اور پھر وسیلہ کہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے پر محمد کا نام بھی لکھا ہے کوئی عام شخصیت نہیں ہے ان ہی کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش کرواتا ہوں۔ جب وسیلہ لیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا اور پوری کائنات کو میں نے اسی کے لیے پیدا کیا۔

الغرض، من گھڑت روایت ہے یہ محدثین کا اتفاق ہے۔اچھا یہ روایت کیوں بار بار پیش کرتے ہیں یہ پتہ بھی چل چکا ہے کہ روایت ضعیف ہے من گھڑت روایت ہے اور اس کا کوئی وجود نہیں ہے؟ حقیقت میں جب من گھڑت ہے تو وجود نہ ہوا حقیقت میں نا صرف رِٹن مادۃ(written)موجود ہے نا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تو نہیں ہے نا حدیث تو نہیں ہے نا کیوں پیش کرتے ہیں بار بار؟!

ایک مثال دیتا ہوں میڈیکل کے تعلق سے کہ ایک دوائی آئی ہے مارکیٹ میں کچھ سالوں کے بعد پتہ چلا کہ یہ دوائی غلط ہے اور پھر ایک رپورٹ شائع ہوئی پوری دنیا میں کہ یہ دوائی نہ کھائیں یہ زہر ہے کوئی استعمال کرے گا اُسے کیا خیال ہے؟ مفت میں کوئی لے گا، مفت میں بھئی پہلے دو سو ریال کی ملتی تھی اب مفت دے رہے ہیں؟ کوئی نہیں استعمال کرے گا کیوں؟ موت آتی ہے نا، نہیں! ایک روایت جو کئی سالوں سے بلکہ جب سے میرا خیال ہے جب وجود میں آئی ہے محدثین نے فوراً کہا اور پکڑا کہ یہ روایت من گھڑت ہے ضعیف روایت ہے۔اس کو کیوں نہیں چھوڑتے؟اِدھر جان کا خطرہ ہے اور اُدھر ایمان کا خطرہ ہے دیکھیں کیسے قربان کرتے ہیں ایمان کو یہاں پر عقل کہاں گئی؟!(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

سلف کا منہج دیکھیں کتنا خوبصورت منہج ہے آپ کو موضوع دیا جارہا ہے توحید ربوبیت، آپ نصوص جمع کرتے ہیں سارے پھر فیصلہ کرتے ہیں۔ توحید ربوبیت توحید کی قسموں میں سے پہلی قسم ہے کیا ثبوت ہے کسی آیت میں لکھا ہے کہ توحید ربوبیت توحید کی پہلی قسم ہے؟ کسی حدیث میں لکھا ہوا ہے ایسے؟ تو پھر کہاں سے آیا ہے ایسے ہی باتیں کرتے رہتے ہیں آپ لوگ؟ تتبع النصوص، جمع کیا نصوص کو دیکھا گیا ہے کہ توحید کی جب اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات فرماتے ہیں تو ان تین قسموں سے باہر توحید نہیں گئی یا ربوبیت ہے، یا الوہیت ہے، یا اسماء وصفات ہے۔ یہ آپ کے سامنے نصوص ہیں دکھائیں ذرا چوتھی قسم کیا ہے؟ کہتے ہیں توحید حاکمیت بھی ہے۔ ہم نے حاکمیت تو ہے لیکن حاکمیت کا کیا مطلب ہے؟ ربوبیت میں شامل ہے الوہیت میں شامل ہے اور اسماء وصفات میں بھی شامل ہے۔ تو چوتھی کہاں سے آئی ان کے اندر ہے نا! (سبحان اللہ)۔

توالوہیت کی بات کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے الوہیت کو بار بار بیان فرمایا ہے بلکہ رسولوں کا جب ذکر کیا ہے جو بنیادی پیغام رسول لے کر آئے ہیں وہ کیا لے کر آئے ہیں؟ ﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ (المؤمنون:32)۔ توحید ربوبیت اور الوہیت کیا لے کر آئے ہیں؟ الوہیت لے کر آئے ہیں۔ ربوبیت کیوں نہیں؟ وہ تو ابلیس بھی جانتا ہے کہ اس کا ربّ ہے۔ ابلیس نہیں جانتا؟! فرعون نہیں جانتا؟! ابو جہل نہیں جانتا؟! سب جانتے ہیں کہ ربّ موجود ہے لیکن کیا نہ جانا؟ کہ سچا الٰہ سچا معبود ایک ہی ہے یہ نہ جان سکے۔ "اسماء وصفات" کتنی آیات ہیں جن کا اختتام اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات سے ہوتا ہے۔

کیا پیغام ملا توحید کی تین قسمیں ہیں کہ نہیں؟ کہاں سے لیا سلف نے؟ نصوص کو جمع کیا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی چیز ایڈ (add) کی ہے چوتھی، پانچویں، چھٹی؟

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر توحید حاکمیت کو چوتھی قسم بیان کیا جائے پھر تو توحید کی قسمیں آپ بیان کرتے جائیں گے کوئی پانچ کہتا ہے کوئی چھ کوئی دس کوئی بیس کہے گا کیونکہ ہر عبادت جب اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرتے ہیں الگ سے وہ توحید بن جاتی ہے تو پھر کتنی قسمیں ہو گئیں توحید کی! یہ ساری کی ساری ان ہی تین قسموں کے اندر ہیں، فروع ہیں اصل میں تین ہیں صرف چوتھی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

جمع النصوص یاد رکھ لیں۔ کوئی بھی آپ بات کرنا چاہتے ہیں شریعت میں کسی مسئلے کے تعلق سے اس سے پہلے کہ آپ جواب دیں نصوص کو جمع کر لیں یہ مجتہد طالب علم کے لیے ہے اور اگر آپ اجتہاد کے لائق نہیں ہیں یا آپ کے پاس وقت نہیں ہے نصوص کو جمع کرنے کا تو ایسے علماء کے فتاویٰ ڈھونڈیں جن کا یہ منہج ہے جیسے ہم کہتے ہیں ''قال شیخ بن باز رحمہ اللہ''۔ کیوں بھئی شیخ بن باز کوئی نبی ہیں (نعوذ باللہ)؟ کیوں کہتے ہیں بن باز کا قول، ابن عثیمین کا، علامہ البانی کا (رحمہا اللہ)، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کا دنیا میں صرف یہی تین چار عالم ہیں کوئی اور نہیں ہے دنیا میں؟ کیونکہ ہم نے یہ نہیں کہا کہ اور دنیا میں عالم نہیں ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے علم سے واقف ہیں اور یہ وہ علماء ہیں جو اس منہج کو اختیار کر چکے ہیں یہ جن کے اصول ہم بیان کر رہے ہیں عقیدے میں خاص طور پر اور یہی سلامتی کا راستہ ہے کہ نصوص کو جمع کرتے ہیں پھر فتویٰ دیتے ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں کسی نے مجھے میسج بھیجا ہے کہ نئے سال کے تعلق سے ایک روایت بڑی عام ہو رہی ہے نئے سال کی گریٹنگز (greetings) کے تعلق سے۔ میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ جائز نہیں ہے لیکن کسی نے پھر بھی حدیث بڑے خوبصورت طریقے سے اس کو کلر کر کے عربی میں اردو میں ریفرنس بھی دیا تاکہ پتہ چلے اہل حدیثوں کو کیونکہ بعض کہتے ہیں ریفرنس کیا ہے حدیث کا کہاں سے آئی ہے، الطبرانی فی الأوسط

بھی لکھ دیا نیچے کہ طبرانی کی روایت ہے اُوسط میں۔ ہمیں تسلی تھی جب یہ حدیث آئی موصول ہوئی مجھے یقین تھا کہ ہمارے علماء ایسی بات نہیں کرتے۔ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جائز نہیں ہے، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں جائز نہیں ہیں گریٹنگز(greetings)سال کی۔ وہ بغیر علم کے ایسی بات نہیں کرتے میں ان کے علم سے بیس سال سے زیادہ سے واقف ہوں(الحمد للہ)۔

میں نے یہ کہنا چاہا یہ کہہ دوں بھئی ہمارے علماء نے کہہ دیا ہے کہ یہ جائز نہیں ہے وہ کافی ہے۔ میں نے سمجھا پھر جس نے بھیجا ہے علم میں اضافہ ہو جائے گا آج ڈھونڈتا ہوں ذرا حدیث کو ڈھونڈ لیتا ہوں۔ حدیث کو ڈھونڈا اور دیکھا کہ ضعیف حدیث ہے، ابن حجر العسقلانی نے کہا ضعیف ہے، اُبو نعیم نے کہا ضعیف ہے، علامہ البانی(رحمہا اللہ)سلسلۃ الضعیفۃ میں اس کا ذکر کرتے ہیں کہ ضعیف ہے، ضعیف ہے، ضعیف ہے بلکہ راوی جس پر کلام ہے اس تک نے بتایا ہے کہ کس کس نے کہا ہے یہ ضعیف ہے۔ عجب بات یہ ہے کہ پھر بھی میسج آرہے ہیں کیا چاہتے ہیں؟! آپ کو بتا دیا کہ ضعیف ہے کہتے ہیں جی ہو گی ضعیف ٹھیک ہے لیکن گریٹنگز(greetings)میں تو کوئی مسئلہ نہیں پڑتا یہ فضائل میں ہے فضائل میں تو چل جاتی ہے ضعیف حدیث۔

چلاؤ بھئی جو چلانا چاہتے ہو آپ کی مرضی ہے لیکن کیا جواب دو گے اُس دن جب یہ سوال کیا جائے کہ جب تمہیں یہ پتہ چل گیا یہ روایت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جان بوجھ کر کیوں اسے آگے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کیا آپ نے نہیں سنا کہ جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اپنی جگہ(ٹھکانہ)جہنم میں بنالے، جس نے بھی کسی بات کو آگے پہنچا دیا بغیر تحقیق کے وہ جھوٹا ہے یا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلا دے؟ کہاں ہو اِن نصوص سے کہاں ہو کیا جواب ہو گا؟! نہیں میں تو خیر چاہتا تھا گریٹنگز(greetings)

میں۔ کیا خیر چاہتے تھے گریٹنگز(greetings)میں جھوٹ باندھ رہے ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بار بار کیا خیر چاہتے ہو تم؟! اور تمہیں کیا ملا ہے اس سے؟! اگر آپ کو لوگ دس دعائیں بھی دیں سو دعائیں بھی دیں آپ کو مجرم مجرم ہی ہوتا ہے نا؟! ایک طرف جرم کر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں اگرچہ فضائل میں ہے فضائل دین کا حصہ نہیں ہیں کیا؟ تو پھر فضائل میں اگر حدیث کا ہونا لازمی نہیں ہے تو پھر ہر بندہ اپنی بات کرے پھر کیوں فقہ کے ابواب میں ابتداء ہی فضیلت سے ہوتی ہے اور پھر احادیث کیوں پیش کرتے ہو اپنی باتیں پیش کیا کرو نا حدیث کی ضرورت کیا پڑ گئی پھر؟!

تو اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نصوص کو جمع کرنے کا جو یہ ایک راستہ ہے واللہ اتنا خوبصورت راستہ ہے اور علم میں اتنا اضافہ ہوتا ہے کہ آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے اور علم میں جب ثابت قدمی ملتی ہے تب ملتی ہے جب آپ ان اصولوں کو اپنے سامنے رکھتے ہیں۔

آگے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"فهذه العقيدة"(یہ جو عقیدہ جس کا ذکر کیا جا رہا ہے)"مستقاة من النبع الصافي"(پاک اور صاف نبع سے چشمے سے سورس(source)سے نکالا گیا ہے)"كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"((کیا سورس(source)ہے؟)اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت)"بعيدة عن الأهواء والشبه"(بہت دور ہے اہواء سے خواہشات نفس سے اور شبہات سے غلط فہمیوں سے)"فالمتمسك بها يكون معظماً لنصوص الكتاب والسنة"(جو ان کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے وہ کتاب اور سنت کے نصوص کی تعظیم کرنے والا ہوتا ہے(اللہ اکبر، یہ تعظیم ہوتی ہے))"لأنه يعلم أن كل ما فيها حق وصواب"(کیونکہ وہ جانتا ہے یقیناً جانتا ہے کہ جو کچھ بھی قرآن اور سنت میں ہے وہی حق ہے وہی صواب ہے سچ ہے اور صحیح ہے)۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ عقل نہیں مانتی نصوص کی تعظیم کر رہے ہیں یا اپنی عقل کی تعظیم کر رہے ہیں کیا خیال ہے ؟ جو کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا، جو کہتے ہیں میں نے کشف سے پتہ لگایا ہے یا مراقبے سے پتہ لگایا ہے وہ تعظیم کس چیز کی کر رہا ہوتا ہے نصوص کی کر رہا ہوتا ہے یا ان چیزوں کی کر رہا ہوتا ہے جو مناہج باطلہ ہیں اِن کی کر رہا ہوتا ہے ؟ تو پھر ہم کیوں زبان سے کہتے ہیں کہ قربان ہے میری جان اللہ تعالیٰ کے فرمان پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہے ؟ کیا قربان ہے بھئی آپ خواہش نفس قربان کر نہیں سکتے تو جان کہاں سے قربان کرو گے بھئی ؟ ! اپنے اہل وعیال کہاں سے قربان کرو گے بھئی ؟ !

دیکھیں زبانی کلامی تو ہر بندہ کہتا ہے یہ دعویداری کس چیز کی ہے پھر ؟ جو سب سے آسان ہے آپ سے کیا مطالبہ کیا جارہا ہے ؟ کہ بُری خواہشات کو اپنے دل سے نکالو سر جھکاؤ نصوص کے سامنے۔ جھکایا ؟ نہیں جھکایا اہل باطل نے اہل بدعت نے۔ نتیجہ کیا نکلا ؟ یہی نکلا کہ آج بھی واللہ ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

"قال الإمام البربهاري رحمه الله" (آیئے دیکھتے ہیں من أئمة أهل السنة في زمانه امام البربهاري رحمة الله عليه) "واعلم" (اور یہ خوب جان لو) "رحمك الله" (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے)۔ ایک اور عالم بھی مشہور ہیں اس جملے کے تعلق سے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔ "اعلم رحمك الله" "اعلم فعل اَمر ہے "جانو" ذرا تنبیہ بھی ہے اور دعا بھی ہے "رحمك الله" اللہ اکبر۔ "أن الدين" (بے شک دین) "إنما جاء من قبل الله تبارك وتعالىٰ" ((کہاں سے آیا کس کی طرف سے آیا؟) اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آیا ہے) "لم يوضع على عقول الرجال وآرائهم" (لوگوں کی عقلیں اور ان کی رائے کے مطابق نازل نہیں ہوا (عقلوں کے لیے نہیں ان کی آراء کے لیے نہیں) "وعلمه عند الله وعند رسوله" (اور اس دین کا علم کس کے پاس ہے ؟ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی راستہ ہے علم حاصل کرنے کا اور سمجھنے کا)

"فلا تتبع شيئاً بهواك"(بس کسی چیز کی بھی اتباع مت کرو اپنی خواہش نفس سے)"فتمرق من الدين"(پھر دین سے بھی نکل جاؤ گے)۔

(اللہ اکبر، بڑی خطرناک باتیں ہو رہی ہیں متنبہ ہو جائیں ذرا!)۔ جس نے بھی خواہش نفس کو آگے کیا ہے شریعت کو سمجھنے کے لیے نصوص کو سمجھنے کے لیے چاہے خواہش نفس عقل کی طرف اسے لے کر جائے، خواب، کشف، وجد، ذوق، اندھی تقلید کچھ بھی جو بھی باطل راستے ہیں باطل مناہج ہیں بنیاد کیا ہے؟ خواہش نفس ہے (یہ سب جو مناہج باطلہ ہیں ان کی بنیاد کیا ہے؟ خواہش نفس ہے)۔

"فلا تتبع شيئاً بهواك فتمرق من الدين"(کسی چیز کی اتباع مت کرو اپنی خواہش نفس کی بنیاد پر پس پھر دین سے تم نکل جاؤ گے)"فتخرج من الإسلام"(اور پھر اسلام سے بھی خارج ہو جاؤ گے)"فإنه لا حجة لك"(بے شک تمہارے پاس کوئی حجت نہیں ہے)۔ ارے حجت کیسے نہیں ہے؟! یعنی کوئی شخص اپنی خواہش نفس کو آگے کر دیتا ہے قرآن اور سنت کے تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بڑا خطرناک معاملہ ہے کیونکہ ایسے شخص نے اپنی خواہش نفس کو آگے کیا ہے اور شریعت کو بھی اپنی خواہش نفس کے مطابق سمجھنا چاہتا ہے وہ اپنی مرضی سے سمجھنا چاہتا ہے جو صحیح راستہ ہے منہج ہے اس کو چھوڑ کر تو ایسے شخص کے پاس کوئی حجت باقی نہیں رہتی۔ کیوں؟"فقد بين رسول الله صلى الله عليه وسلم لأمته السنة وأوضحها لأصحابه"(کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو سنت مکمل وضاحت کے ساتھ اپنے صحابہ کرام کو بیان فرما دی ہے)۔

کوئی چیز واللہ نہیں چھوڑی مکمل دین واضح طریقے سے"عَلَى المَحجَّةُ الْبَيْضَاءِ ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا"(رات کی تاریکی اور دن کی روشنی برابر ہے روشن ہی روشن ہے)۔ ہر چیز کی وضاحت ہے قضائے حاجت کے مسائل تک

بھی کہ کیسے کرنی ہے اور کون سی چیز استعمال کرنی ہے (سبحان اللہ) یہاں تک کہ اگر عورت کو مینسز آتے ہیں کیسے صفائی کرنی ہے وہ بھی بیان کیا ہے (اللہ اکبر)۔ کوئی ہے ایسا سمجھانے والا؟!

"فقد بين رسول الله صلى الله عليه وسلم لأمته السنة وأوضحها لأصحابه" (بیان کی امت کے لیے پوری سنت اور وضاحت صحابہ کرام کے لیے کر گئے ہیں) "وهم الجماعة وهم السواد الأعظم" (اور صحابہ کرام ہی جماعت ہے اور وہی سواد اُعظم ہیں) "والسواد الأعظم الحق وأهله" ((سواد اُعظم کون ہیں؟) حق اور جو اہل حق جو ہیں یہی سواد اعظم ہیں)۔

میرے بھائی اگر حق پر آپ اکیلے ہیں آپ ہی سواد اُعظم ہیں، سواد اُعظم سے مراد یہ ہجوم نہیں ہے جاہلوں کا۔﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف:187)،﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الرعد:1)،﴿لَا يَشْكُرُوْنَ﴾ (البقرۃ:243)،﴿اَكْثَرَ النَّاسِ﴾ یہ سواد اُعظم ہو نہیں سکتے، سواد اُعظم جن کا ذکر حدیث میں ہوا ہے "الحق وأهله"۔ آپ اکیلے ہیں اللہ کا شکر کریں آپ ہی سواد اُعظم ہیں (سبحان اللہ)۔

سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً﴾ (النحل:120) اپنے زمانے کے ایک مومن موحد تھے دوسرا کوئی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے امت وہ ہیں جو اہل کفر ہیں یا امت یہ ہے اکیلا انسان؟! (سبحان اللہ)۔ یعنی یہ سارے کے سارے جتنے بھی اہل کفر ہیں ایک طرف اور یہ اکیلا انسان یہ ان سب سے افضل، اعلیٰ اور بہتر ہے اور یہ امت تصور کیا جائے گا اور یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔

ارے لاکھوں لوگ ہیں کروڑوں لوگ ہیں ان کا کوئی وجود نہیں ہے ؟! کوئی وجود نہیں ہے شریعت کے اعتبار سے سواد اُعظم میں یہ لوگ شامل نہیں ہیں، اہل شرک، اہل کفر، اہل نفاق، اہل بدعت سواد اُعظم میں شامل نہیں ہیں۔ان میں بدکار ہو سکتا ہے، جھوٹا ہو سکتا ہے، زناکار ہو سکتا ہے لیکن اہل بدعت میں سے ایک بھی نہیں ہو سکتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ "الحق وأهله" یہ نشانی ہے علامت ہے کہیں پر پایا جائے وہی سواد اُعظم ہے۔

امام البربہاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرح السنۃ، صفحہ نمبر 66 میں اس کا ذکر کیا ہے اس جملے کا جو ابھی ہم نے پڑھا ہے۔

"وقد قال قبل ذلك رحمه الله" اس سے پہلے امام البربہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "في صفحة خمسة وستين" (صفحہ نمبر 65 میں) "من كتاب شرح السنة" (شرح السنۃ معروف کتاب ہے (اور ان شاء اللہ عنقریب عقیدۃ الطحاویہ کے بعد شرح السنۃ کی شرح کریں گے)) "والأساس الذي تبني عليه الجماعة" (اور وہ بنیاد جس پر جماعت قائم کی جاتی ہے)۔ پھر جماعت کے بارے میں فرمایا کہ جماعت ہے کون، وضاحت فرما رہے ہیں اب بات جماعت تک رُکی ہے پھر آپ دیکھ رہے ہیں کہ جملہ اعتراضیہ بیچ میں آگیا ہے کہ اب اس آخری لفظ کی وضاحت ہو رہی ہے الجماعۃ کون ہیں؟ "وهم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وهم أهل السنة والجماعة" (جماعت کون ہیں جماعت سے کیا مراد ہے) "والأساس الذي تبني عليه الجماعة" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور یہی اہل سنت والجماعت ہیں) "فمن لم يأخذ عنهم فقد ضل وابتدع" (جو اُن سے نہیں لیتا بس وہ گمراہ ہے بس اس نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا اور اس نے بدعت ایجاد کی ہے) "وكل بدعة ضلالة" (اور ہر بدعت گمراہی ہے (آخر تک))۔

یعنی اساس کیا ہے جس پر جماعت قائم کی جاتی ہے؟ سلف صالحین خاص طور پر صحابہ کرام کے منہج کو اپنانا یہ اساس ہے جس پر جماعت قائم کی جاسکتی ہے یہ بنیاد ہے، اور واللہ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر اس متفرق امت کو جمع کرنا ہے تو ایک ہی طریقہ ہے فہم السلف ہے، منہج السلف ہے واپس چلو منہج السلف کی طرف اور فہم السلف کی طرف۔

آج ہمارا مسئلہ صرف فروعی مسائل میں نہیں ہے واللہ، موزوں پر مسح کے تعلق سے صرف نہیں ہے نہ رفع الیدین کے تعلق سے ہے، ہمارا بنیادی مسئلہ ہے لاإلہ إلا اللہ سے یہاں سے ابتداء ہوتی ہے کلمہ توحید سے۔ یہاں سے ہمارا اختلاف ہے کیسے ختم ہوگا یہ اختلاف؟ جب تک کہ ہماری سمجھ ایک جیسی نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام کی سمجھ ایک جیسی تھی، تابعین کی سمجھ ایک جیسی تھی، اتباع التابعین کی سمجھ ایک جیسی تھی عقیدے کے اصول میں عقیدے کے مسائل میں اس لیے وہ سب متحد تھے، اگر فقہی مسئلے میں کوئی اجتہادی غلطی بھی کر جاتا تب بھی اس کو بُرا بھلا نہیں کہا جاتا بلکہ اس کے ساتھ وہ عبادت بھی کر لیتے۔

جیسے میں کئی مرتبہ مثال دے چکا ہوں حج کے موقع پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ موقف تھا کہ نماز مکمل پڑھنی ہے منیٰ میں اور مکہ میں قصر نہیں کرنی۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فتویٰ دیتے تھے کہ قصر کرنی ہے (اور یہی حق ہے قول راجح یہی ہے)۔ تو جب حج کے موقع پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے اور امیر تھے حج پر تھے تو نماز پڑھائی چار رکعت پڑھائی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پیچھے کھڑے ہیں۔ فتویٰ کیا دیتے ہیں لوگوں کو؟ دو کا فتویٰ دیتے ہیں۔ خود کتنی پڑھی؟ چار پڑھ لی۔ نماز کے بعد ایک شاگرد پوچھتا ہے اُن سے آپ نے تو کہا کہ چار نہیں پڑھنی دو پڑھنی چاہیے قصر کرنی چاہیے آپ نے چار کیوں پڑھیں کیا جواب دیا؟ "الإختلاف شر" (یہاں پر اختلاف کرنا شر ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ چار پڑھی ہیں دو تو قبول کر ہی لے گا نا (سبحان اللہ))۔

ان مسائل میں اختلاف نہیں تھا ان کا کیوں؟ کیونکہ عقیدہ ایک تھا وہاں پر۔ جب خوارج نکلے ان میں سے ایک بھی صحابی تھا؟ نہیں۔ کیوں مطالبہ کیا تھا؟﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ (یوسف:40)۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے حق ہے یا باطل ہے؟ حق ہے۔ لیکن پیچھے کیا چھپا ہوا ہے؟ باطل چھپا ہوا ہے۔ نتیجہ کیا نکلا؟ تلوار اٹھی صحابہ کرام پر، اس امت میں اگر کوئی اولیاء ہیں تو اولیاؤں کے سرداروں پر جنہوں نے براہ راست علم حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

اچھا کیوں ایک صحابی بھی کیوں نہیں تھا؟ عجب بات ہے زمانہ بھی صحابہ کا ہے، ارے ایک صحابی تو پاؤں پھسل جاتا نا ایک صحابی تو ہو جاتا اُن کے ساتھ نا! اصول میں سب ایک تھے فروع میں اختلاف رہا ہے سلف کا رہا ہے فروع میں اختلاف۔ فروع میں کیوں اختلاف رہا ہے؟ نصوص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت بھی ہے اور آزمائش بھی ہے تقویٰ آپ کو کہاں لے کر جاتا ہے، نصوص آپ کے سامنے ہیں آپ اہل علم ہیں مجتہد عالم ہیں جتنا آپ کے پاس علم ہے تقویٰ آپ کو کہاں لے کر جاتا ہے۔ آپ نے فتویٰ دیا اپنے تقویٰ علم کے مطابق دوسرے عالم نے آکر کہا کہ اس کی یہ چیز ٹھیک ہے، مان لیا ٹھیک ہے، نہیں مانا تو اس کا اپنا علم اپنا اجتہاد ہے۔ ایک ایک اجتہاد کا اُجر ملا کہ نہ ملا؟ غلطی پر بھی ایک اُجر ملے گا کہ نہیں؟ غلطی پر بھی ملے گا۔ یہ شریعت سازی نہیں ہے شریعت کے خلاف کام کیا ہے کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا ہے کہ نہیں کیا حقیقت کیا ہے؟ فیصلہ تو کیا ہے لیکن حق کو پانے کے لیے۔ شریعت سازی کب ہوتی ہے؟ جب حق کو چھوڑ کر اپنی خواہش نفس کو آگے کیا جاتا ہے اور پھر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

"وقال أبي الإمام البربهاري رحمه الله، قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه" (سیدنا عمر بن خطاب کا قول نقل کر رہے ہیں امام البربھاری رحمۃ اللہ علیہ) "لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي ضَلَالَةٍ رَكِبَهَا حَسِبَهَا هُدًى" (کسی کے لیے کوئی عذر نہیں ہے جس نے ضلالت کا راستہ اختیار کیا ہے اسے ہدایت سمجھتے ہوئے (راستہ ضلالت کا ہے وہ اسے

ہدایت سمجھ رہا ہے اس پر چل رہا ہے))"وَلا فِي هُدًى تَرَكَهُ حَسِبَهُ ضَلالَةً"(اور ہدایت کو چھوڑ کر اگر گمراہی کو اختیار کرتا ہے ہدایت کو گمراہی سمجھتے ہوئے (یعنی ہدایت کو چھوڑ دیتا ہے حق کو چھوڑ دیتا ہے ہدایت کا راستہ چھوڑ دیا))۔ کیوں چھوڑا؟ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ یہ گمراہی ہے، ہے حق وہ۔"فَقَدْ بُيِّنَتِ الأُمُورُ"(اُمور واضح طریقے سے بیان کر دیئے گئے ہیں)"وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ"(اور حجت بھی ثابت ہو چکی)"وَانْقَطَعَ الْعُذْرُ" (اور عذر بھی منقطع ہو گیا ختم ہو گیا)"وذلك"(وہ اس لیے کہ)"أنَّ السنَّة والجماعة قد أحكما أمر الدِّين كلِّه" (کیونکہ سنت اور جماعت نے دین کے اُمور کا احکام بہترین طریقے سے کر دیا ہے، مکمل دین کا)۔ یعنی منہج السلف موجود ہے، اہل سنت والجماعت کے اصول موجود ہیں، شریعت کے مسائل اگر آپ ان کو چھوڑ کر اپنی مرضی کرتے ہو تو پھر تمہارے پاس کیا عذر باقی رہتا ہے؟!"وَ تَبَيَّنَ لِلنَّاسِ"(اور لوگوں کے لیے ہر چیز بیان ہو چکی ہے)"فَعَلَى النَّاسِ الاتِّبَاعِ"((بس ایک ہی راستہ ہے لوگوں کے لیے کیا ہے؟) لازم ہے لوگوں پر کہ وہ اتباع کریں)۔ کس کی؟ سلف کی، قرآن وسنت فہم سلف الصالح۔ سنت اور جماعت، دین کے اصول، منہج السلف یہ ساری چیزیں سنت اور جماعت کے نام سے معروف ہیں۔

"قلت"(اب شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان کر رہے ہیں اپنی بات)"فمن مميزات المنهج السلفي"اب منہج سلفی کی چند خوبیاں سن لیں جو ان کو دوسرے مناہج سے نمایاں کر دیتی ہیں (تمیز ہے، خوبی ہے اور دوسرے مناہج سے علیحدگی ہے)۔ جو پہلے پوائنٹس تھے وہ کس چیز کے تعلق سے تھے؟ یہ منہج تھا عقیدے میں اب ممیزات دیکھیں ذرا خوبیاں دیکھیں:

1-"ثبات أهله على الحق"(منہج السلف والے جو ہیں اہل المنہج السلفی جو ہیں وہ حق پر ثابت قدم ہیں ثابت ہیں ایک دفعہ حق کو سمجھ لیا اسی پر ساری زندگی گزار دیتے ہیں)"وعدم تقلبهم كما هي عادة أهل الأهواء"(اور وہ تقلب نہیں جانتے، پھرنا نہیں جانتے پلٹنا نہیں جانتے (پہلے تو حق کے متلاشی ہیں تلاش ہمیشہ حق کی ہے

جہاں پر مل گیا وہاں پر ثابت قدمی اختیار کر لی بس۔ شکوک و شبہات اور ذبذبے کا شکار نہیں ہوتے، یقین تسلی کے ساتھ تشفی کے ساتھ اپنا لیتے ہیں منہج کو اور حق کو اپنا لیتے ہیں)۔ اہل الاہواء کیا کرتے ہیں ان کی عادت کیا ہے طریقہ کیا ہے؟ تقلب ہے۔ کیوں؟ کیونکہ سکون نہیں ہے، اطمینان نہیں ہے، تسلی نہیں ہے تشفی نہیں ہے ذبذبہ ہے، شکوک و شبہات کی بنیاد پر حق کو قبول کرتے ہیں ثابت قدمی کہاں سے ملے گی، جب یقین ہی نہیں ہے تو کہاں سے ثابت قدمی مل سکتی ہے!)۔ "قال حذيفة لأبي مسعود رضى الله تعالیٰ عنهم "کیا فرماتے ہیں" إن الضلالة" (بے شک گمراہی)۔ کیا ہے گمراہی کی تعریف ذرا یاد کریں نوٹ کریں گمراہی کی تعریف کیا ہے، ایک پیاری تعریف ایک صحابی بیان کررہے ہیں دوسرے صحابی کو۔ "قال حذيفة لأبي مسعود رضي الله تعالیٰ عنهم عن الصحابة أجمعين ، إن الضلالة " (بے شک گمراہی کیا ہے)، یہ ہے "أَنْ تَعْرِفَ مَا كُنْتَ تُنْكِرُ" (کہ وہ چیز تم جان لو جس کا تم انکار پہلے کرتے تھے (جس چیز کا تم انکار کرتے تھے اسے اپنالو یہ گمراہی ہے))" وَتُنْكِرَ مَا كُنْتَ تَعْرِفُ" (اور جسے تم سمجھتے تھے جانتے تھے اپناتے تھے اسے چھوڑ کر جس کا تم انکار کرتے تھے اسے اپنالو)" وَإِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِينِ" (میں تمہیں خبردار کرتا ہوں آگاہ کرتا ہوں دین میں تلوّن سے)۔ تلوّن کیا ہے؟ رنگینیاں ہیں کبھی کوئی رنگ کبھی کوئی رنگ اختیار کر لیا مرضی کا، تقلب ہے ثابت قدمی نہیں ہے۔ "فَإِنَّ دِينَ اللَّهِ وَاحِدٌ" ((اللہ اکبر) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہے حق ایک ہے)۔ تو اس کے لیے ثابت قدمی بھی لازمی ہے یہ نہیں کہ یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بھی سکتا ہے، نہیں! یہ غلط ہے دین ایک ہے اللہ تعالیٰ کا۔

جب دین ایک ہے پھر تلوّن اور تقلب کہاں سے آیا بھئی؟ کبھی اِس پر کچھ عرصہ پھر چھوڑ کر اُس پر، پھر واپس اِس پر پھر واپس اُس پر پھر، پھر اِدھر پھر دائیں پھر بائیں پھر آگے پھر پیچھے یہ کیا ہے؟! جب حق ہے اللہ تعالیٰ کا دین بھی ایک ہے پھر تمہارے قدم کیوں نہیں ٹھہرتے تم کس کے پیچھے بھاگ رہے ہو چاہتے کیا

ہو؟!اگر حق دو ہوتے تو پھر کبھی اِس طرف کبھی اُس طرف ثابت قدمی نہ ہوتی نا لیکن جب حق ایک ہے دین ایک ہے تو پھر اب ثابت قدمی کیوں نہیں ہے؟!(سبحان اللہ)۔

"وقال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله،وبالجملة"(اور جملتاً)"فالثبات والإستقرار في أهل الحديث والسنة أضعاف ما هو عند أهل الكلام والفلسفة"((ایک پیاری بات ایک پیارے عالم سے سن لیں ذرا)اور جملتاً اگر بات کہی جائے جو ثبات اور استقرار (ثابت قدمی اور استقرار)جو اہل حدیث اور سنت میں پایا گیا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہے جو اہل کلام اور فلسفے میں پایا گیا ہے)۔

وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم بھی ثابت قدم ہیں (وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی بدعت پر قائم ہیں ہم بھی ثابت قدم ہیں)۔بدعت پر کون ثابت قدم رہ سکتا ہے؟!بدعت جو خود گمراہی ہے جو خود جہنم کی طرف کھینچ کر لے جا رہی ہے اس پر کون ٹھہر سکتا ہے اُس میں استقرار کہاں سے ممکن ہے؟!لیکن اُن کو شیطانی بہکاوا ہے اور وسوسہ ہے شیطان کا کہ ارے تم تو بالکل ٹھیک ہو رہو ثابت قدم۔

جیسا کہ فرعون نے کیا کہا جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دعوت لے کر آئے؟ یہ تمہارے دین کو تبدیل کرنا چاہتا ہے اور زمین پر فساد برپا کرنا چاہتا ہے۔اچھا فرعون کا دین کیا تھا؟!کہتا ہے کبھی ہر گز نہ چھوڑنا ثابت قدم رہو یہ موسیٰ آیا ہے یہ تمہیں دین سے نکالنا چاہتا ہے جب دین سے نکل جاؤ گے تو پھر زمین پر فساد برپا ہو گا۔

اچھا، تم کیا کر رہے ہو اگر نو مولود بچوں کو ذبح کرنا فساد نہیں ہے تو پھر دنیا میں فساد کسے کہتے ہیں؟!اپنے آپ کو ربّ اعلیٰ سمجھنا اگر یہ فساد نہیں ہے تو پھر فساد کسے کہتے ہیں؟!لیکن ان کی اپنی اپنی ڈکشنریاں ہوتی ہیں اپنی اپنی سوچ ہوتی ہے اپنی اپنی کتابیں ہوتی ہیں خواہش نفس ہے اپنی مرضی ہے نا۔

قوم نوح (علیہ الصلاۃ والسلام) کے لوگوں نے کیا کہا؟ ﴿لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ﴾ (نوح: 23) (سبحان اللہ، ثابت قدمی تو ہے کہاں پر ہے؟) ہر گز نہ چھوڑنا اِن معبودوں کو)۔ کیوں نہ چھوڑنا؟ کیونکہ ہم ثابت قدم رہنا چاہتے ہیں، رہے۔ ثابت قدمی صرف حق پر ممکن ہے توحید پر سنت پر ممکن ہے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبر داری پر ممکن ہے نافرمانی پر ممکن ہی نہیں ہے۔

"وقال أيضاً" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "إن ما عند عوام المسلمين وعلمائهم أهل السنة والجماعة من المعرفة واليقين والطمأنينة والجزم بالحق والقول الثابت والقطع بما هم عليه أمر لاينازع فيه إلا من سلبه الله العقل والدين" ((اللہ اکبر، بڑی پیاری بات ہے فرماتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ) بے شک جو کچھ عوام المسلمین کے پاس ہے اور ان کے علماء اہل سنت والجماعت کے پاس ہے معرفت اور یقین اور اطمینان اور جزم حق پر اور ثابت قول اور قطع حقیقتاً یقیناً جس چیز پر وہ قائم ہیں قطعی طور پر انہیں یقین ہے کہ حق ہے "لاينازع فيه إلا من سلبه الله العقل والدين" اس سے کوئی ینازع کوئی اختلاف نہیں کرتا الا وہ شخص جس کی اللہ تعالیٰ نے عقل اور دین چھین لیا ہو)۔ نہ عقل ہے نہ دین ہے اُس کا دونوں چھین لی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے (اللہ اکبر)۔

اہل سنت والجماعت عوام المسلمین اور ان کے علماء (اہل سنت والجماعت کی بات ہو رہی ہے) معرفت، یقین اور حق اور جزم اور قطع ان مسائل میں جن پر وہ قائم ہیں اصول ہو، فروع ہو عقیدتاً، عبادتاً، معاملاتاً، سلوکاً، اخلاقاً، سیاستاً سارے امور میں اتنا اُن کو یقین ہے کہ وہ حق پر ہیں اصول میں بھی سلفی ہیں، فروع میں بھی سلفی ہیں، طریقتاً بھی سلفی ہیں، سلوکاً بھی سلفی ہیں، سیاستاً بھی سلفی ہیں یقین ہے ان کو، عوام بھی اگر عوام الناس میں سے بھی ہیں (سبحان اللہ) لیکن یقین کی بنیاد پر ہے کوئی شکوک اور شبہات نہیں ہیں اور نہ ہی کان دھرتے ہیں مخالفین پر۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے مخالفت وہ کر سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے عقل اور دین کو چھین لیا ہو۔ کیوں؟ کیونکہ اگر عقل ہوتی تو پھر اپنی آنکھوں کے سامنے واضح دیکھ رہا ہے کہ ان کا طریقہ کیا ہے عقیدتاً یہ کیا کر رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو کون ثابت کر رہا ہے مکمل طریقے سے جیسا کہ کرنا چاہیے کون حق ادا کر رہا ہے؟ عبادات میں، معاملات میں، اخلاق نبوی کس کے ہیں؟ نماز نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ہے اخلاق نبوی کس کے ہیں؟ جہاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس کا ہے جانتے ہیں کسی اور کو؟ قائم ہیں۔

سیاست کو دیکھ لیں آپ آج ڈیموکریسی کی کون سپورٹ کر رہا ہے جمہوریت کے پیچھے کون لگا ہوا ہے؟ سلفی ہمیشہ مذمت کرتے آئے ہیں اور کر بھی رہے ہیں ہمیشہ سے۔ وجہ کیا ہے؟ اصول میں سلفی ہیں، فروع میں سلفی ہیں، سیاست میں نہیں جانتے دائیں بائیں جانا نہیں جانتے۔ تو عقل نہیں ہے تب تو کہہ سکتا ہے کہ یہ شریعت کے جو اُمور ہیں ان پر قائم نہیں ہیں ذبذبے کا شکار ہیں یا ان کے اصول کچھ اور ہیں، فروع کچھ اور ہیں، سیاست کچھ اور ہے اور یا اللہ تعالیٰ نے اس سے دین چھینا ہے یعنی ان کو دین کا پتہ ہی نہیں ہے کہ دین ہوتا کیا ہے، اگر دین کا علم ہوتا تو آنکھوں سے تو دیکھ رہا ہے نا۔ اصول نبوی ہیں، فروع نبوی ہیں، اخلاق نبوی ہیں، سیاست میں بھی وہی طریقہ ہے، سب کچھ سلف کا طریقہ ہے۔ نبوی کیوں کہا کبھی سلفی کبھی نبوی؟ کوئی فرق نہیں ہے براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرنے والے کے اصول وہی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے۔

2- شیخ صاحب فرماتے ہیں "ومن مميزاته أيضاً" (سلف کے ممیزات اور خوبیاں بیان کر رہے ہیں (یہ پہلی خوبی تھی کیا تھی؟ ثابت قدمی حق پر، دوسری خوبی بیان کرتے ہیں)) "اتفاق أهله على العقيدة" (عقیدے میں سب متفق ہیں)۔ خوبی ہے کہ نہیں اور تمیز ہے کہ نہیں؟

اہل بدعت کیا کرتے ہیں ؟ثابت قدمی نہیں ہے۔اور پھر عقیدے میں بھی مختلف ہیں کہ نہیں ؟(سبحان اللہ)۔خوارج نکلے فرقے فرقے بٹ گئے ،روافض نکلے ان کے فرقے بنے،اسماء وصفات کے منکر نکلے ان کے فرقے بنے اکٹھا کیوں نہیں ہو سکے ؟!لیکن سلف میں اختلاف رہا اس دن سے لے کر آج تک جو اس منہج پر قائم ہے کوئی اختلاف دیکھا ہے آپ نے ؟ایک عالم ہے مشرق میں،دوسرا ہے مغرب میں فتاویٰ ایک ہیں کہ نہیں ایک دوسرے کے ؟دونوں کے فتاویٰ ایک ہیں۔

جب جزائر میں فتنہ نکلا تھا خوارج کا مجھے یاد ہے اور ریکارڈنگ بھی موجود ہے تو انہوں نے سوال کیا شیخ بن باز سے منع کیا،ابن عثیمین سے منع کیا،علامہ البانی سے منع کیا شام میں، شیخ بن الوادعی سے یمن میں منع کیا ایک ہی جواب سب کا (رحمہا اللہ)۔ایک شمال میں ہے شام میں،دوسرے جنوب میں ہیں یمن میں اور تیسرے سعودی عرب میں درمیان میں ہیں فتاویٰ کیوں ایک ہیں؟ کیونکہ منہج ایک ہے عقیدہ ایک ہے اختلاف نہیں ہے۔

پھر جا کر سوال کیا مغرب سے ابو قتادہ سے سوال کیا انہوں نے کہا یہی تو جہاد ہے نکلو جہاد کرو۔سوائے قتل و غارت کے اور کیا ملا ہے امت کو !شریعت کا نفاذ ہوا جزائر میں ؟ملیون قتیل کا ملک سمجھا جاتا ہے دس لاکھ لوگوں کو قتل کیا گیا ہے کہاں ہے شریعت کا نفاذ کس لیے یہ جانیں گئیں ؟!اس لیے نکلے تھے نا ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ یہی نعرہ تھا نا کل بھی اور آج بھی، کل بھی قتل وغارت ہوئی ان خوارج نے صحابہ کرام کے خلاف تلوار اٹھائی اور آج بھی قتل وغارت کی ان لوگوں نے ان خوارج نے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی۔

"اتفاق أهله على العقيدة" (دوسری خوبی یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت اور سلفی منہج پر قائم جو لوگ ہیں متفق ہیں عقیدے پر) "وعدم اختلافهم مع اختلاف الزمان والمكان" (اور کوئی ان کا اختلاف نہیں ہے زمانے بدلتے رہیں گے جگہ بدلتی رہے گی اِن کا اتفاق باقی رہے گا ہر زمانے میں اور ہر جگہ پر)۔

میں نے کہا ہے کہ مشرق میں مغرب میں، شمال میں جنوب میں، جزیرۂ عرب میں جہاں پر بھی جائیں جو منہج سلف پر قائم ہیں فتاویٰ ایک ہوں گے آپ کے سامنے۔

3- تیسری خوبی اور تمیز "وأنهم أعلم الناس بأحوال النبي صلى الله عليه وسلم" ((اللہ اکبر) سب سے زیادہ علم رکھنے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال سے) "وأفعاله وأقواله" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال اور اقوال سے فرامین سے (یہی لوگ ہیں سلفی ہیں)) "وأعظمهم تمييزاً بين صحيحها وسقيمها" (اور سب سے زیادہ تمیز کرنے والے صحیح اور ضعیف سنت کی یا حدیث کی سلفی ہیں) "لذلك فهم أشد الناس حباً للسنة" (اس لیے سب سے زیادہ محبت کرنے والے سنت سے (کون ہیں؟ سلفی ہیں)) "وأحرصهم على أتباعها" (اور سب سے زیادہ حریص ہیں سنت کی اتباع کے) "وأكثرهم موالاة لأهلها" (اور سب سے زیادہ موالات کرنے والے ہیں)۔

اہل سنت سے محبت کرنے والے سب سے زیادہ کون ہیں؟ پوری دنیا میں دیکھ لیں آپ واللہ زبان درازی نہیں کرتے اہل سنت پر جہاں پر بھی ہوں، غلطی پر نصیحت کرتے ہیں اور وہ بھی کیونکہ سلفی ہیں وہ بھی رجوع کر لیتے ہیں ہٹ دھرمی نہیں کرتے (سبحان اللہ)۔ کبھی بھی آپ کو نظر نہیں آئے گا دنیا کے کسی کونے میں بھی کہ کوئی سلفی جو بغض و نفرت رکھتا ہو اہل سنت سے یا دوسرے سلفیوں سے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا واللہ! جو حدیث سے محبت رکھتا ہے سنت سے محبت رکھتا ہے واللہ سلفی پوری دنیا میں سب سے زیادہ اس سے

محبت رکھتے ہیں اور جو سنت سے بغض و نفرت کرتا ہے سب سے زیادہ بغض و نفرت کرنے ایسے لوگوں سے کرنے والے کون ہیں؟ سلفی ہیں۔

"یقول شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمه الله، فإنه متى كان الرسول صلى الله عليه وسلم أكمل الخلق وأعلمهم بالحقائق وأقومهم قولا وحالاً"(جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات پوری مخلوقات میں سے کامل ہیں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں حقائق کا اور قولاً و حالاً سب سے زیادہ بہترین ہیں)"لزم أن يكون أعلم الناس به أعلم الخلق بذلك"(اور یہ لازم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال، اقوال اور افعال سے زیادہ واقف وہ ہیں جو ان سے زیادہ قریب تھے)"وأن يكون أعظمهم موافقة له"(سب سے زیادہ موافقت کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے)"واقتداء به أفضل الخلق"(اور ان کی سب سے زیادہ اقتداء کرنے والے کون ہیں؟ جو افضل الخلق ہیں)۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا فرمایا ہے سب سے افضل ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے اخلاق سب سے افضل ہیں کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور افعال سب سے افضل ہیں کہ نہیں؟ سب سے بہترین ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جڑے ہوئے لوگ ہیں پھر وہ کیسے بُرے ہو سکتے ہیں؟! جنہوں نے براہ راست علم حاصل کیا اخلاق کو بھی دیکھا بلکہ حصہ بنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں صحابہ کرام حصہ ہیں (سبحان اللہ)) تو یہ لازم آتا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ اقتداء کرنے والے افضل الخلق کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افضل الناس ہیں یہ سب سے زیادہ بہترین لوگ ہیں علم میں بھی، فضیلت میں بھی، سمجھ میں بھی اور حقیقت میں بھی۔

4-چوتھی خوبی"اعتقادهم أن طريقة السلف الصالح هي الأسلم"(یہ ان کا عقیدہ ہے کہ سلف الصالح کا طریقہ ہی سلامتی کا راستہ ہے(سلف کا راستہ سلامتی کا راستہ ہے))"والأعلم"(اور علم کا راستہ ہے)۔سب سے زیادہ سلامتی کا راستہ سب سے زیادہ علم کا راستہ، خوب سلامتی ہے خوب علم ہے۔"والأحكم"(اور سب سے زیادہ حکمت والا راستہ ہے)"لا كما يدعيه أهل الكلام"(نا کہ جیسے اہل کلام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ)"أن طريقة السلف أسلم"(اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سلف الصالح کا طریقہ یہ اَسلم ہے سلامتی کا راستہ ہے)"وطريقة الخلف أعلم وأحكم"(لیکن جو خلف ہیں جو بعد میں آنے والے ہیں وہ زیادہ علم والے ہیں زیادہ حکمت والے ہیں)۔

ممکن ہے؟ عجب بات ہے جہاں پر علم اور حکمت کی کمی ہو وہاں پر سلامتی کہاں سے آگئی؟! سلامتی کب آتی ہے الأسلم کب ہوتا ہے جہالت کی بنیاد پر، علم کی کمی کی بنیاد پر، کم فہمی کی بنیاد پر، غلط فہمی کی بنیاد پر، حکمت کی کمی کی بنیاد پر ممکن ہے؟ اگر وہی اَسلم ہے تو پھر وہی اَعلم اور اَحکم ہے اور اگر یہ اَعلم اور اَحکم ہے پھر یہی اَسلم ہے، نہیں! اس لیے یہ لازم اور ملزوم ہے۔

"وقد ردّ شيخ الإسلام هذه الفرية"(اور اس جھوٹ کا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے رد کیا)"فقال"(فرماتے ہیں)"لقد كذبوا على طريقة السلف"(جھوٹ باندھا یعنی اہل کلام نے اہل بدعت نے سلف کے طریقے پر)۔کیا جھوٹ باندھا؟"وضلوا في تصويب طريقة الخلف"(سلف کے طریقے پر جھوٹ باندھا اور خلف کے راستے کو درست کرنے میں غلطی کر بیٹھے اور گمراہی کا راستہ اختیار کر بیٹھے)۔نہ تو خلف کا راستہ درست کر سکے اور نہ ہی سلف کے راستے کو غلط ثابت کر سکے وہاں پر جھوٹ باندھا۔"فجمعوا بين الجهل بطريقة السلف"(تو دو چیزوں کو انہوں نے جمع کر لیا سلف کے طریقے سے جہالت)"بالكذب عليهم"(جھوٹ باندھ کر)"وبين الجهل والضلال بتصويب طريقة الخلف"(اور یعنی سلف کے طریقے پر جھوٹ باندھنے سے

جہالت اور جھوٹ دو چیزوں میں پڑ گئے اور خلف کے راستے کو صحیح کہنے کی وجہ سے جہالت اور گمراہی کا راستہ اختیار کر بیٹھے)۔ تو جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں دونوں طریقوں سے۔

5-"ومن ميزاتهم"(اور ان کے ممیزات میں سے سلف کی خوبیوں میں سے)"حرصهم على نشر العقيدة الصحيحة"((بڑی خوبصورت خوبی ہے) کہ بڑے حریص ہیں صحیح عقیدے کے نشر میں اشاعت میں، دعوت اور تبلیغ میں)"والدين القويم"(اور صحیح اور سیدھے دین کی نشر و اشاعت میں اور دعوت و تبلیغ میں) "وتعليم الناس"(اور لوگوں کی تعلیم میں)"ونصحهم"(اور ان کو نصیحت دینے میں)"والرد على المخالفين والمبتدعين"(اور مخالفین و مبتدعین کا رد کرنے میں)۔

اور یہ خوبی لازمی تھی، جب آپ ہر اعتبار سے سب سے آگے ہیں تو جو مخالفین ہیں ان کے تعلق سے آپ کا کیا منہج ہے اور کیا طریقہ ہے اور پھر جو دوسرے لوگ آپ سے دور ہیں جو نیوٹرل (neutral) ہیں جو جاہل ہیں مخالف نہیں ہیں ان کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں۔ تو جاہلوں کے لیے عوام الناس کے لیے علم اور تعلیم کا راستہ ہے، دعوت اور تبلیغ ہے نشر و اشاعت ہے، انتھک محنت۔

آپ دیکھ لیں پوری دنیا میں کہ جہاں پر سلفی ہیں وہاں پر علم بھی ہوتا ہے علم کی روشنی بھی ہوتی ہے، ایک بھی ہوتا ہے لیکن علم کا سلسلہ جاری ہوتا ہے (الحمد للہ) اور جو مخالفین ہیں ان کے لیے رد "الردود علي المخالفين وأهل البدع" منہج سلف میں سے ہے لیکن ایک چیز دیکھی گئی ہے آج کل کے زمانے میں بعض مبتدعین نے یہ راستہ اختیار کر لیا ہے جو کہ علماء کا راستہ ہے (یہ راستہ الرد علي أهل البدع جو ہے یہ علماء کا راستہ ہے)۔

آپ کو کوئی گروہ بدعتی نظر آتا ہے آپ ان کی جو غلطیاں ہیں وہ سامنے رکھیں (ایک شخص ہے یا ایک گروہ ہے) اور پھر کسی عالم سے آپ مشورہ کریں یا کبار طلاب علم سے آپ مشورہ کریں اور پھر جا کر بات کریں اگر آپ نے بات کرنی ہے تو قول نقل کریں یا ان کے مشورے کے بعد آپ اپنی بات بھی کر سکیں اگر آپ

کے پاس علم ہے تو آپ کریں لیکن بغیر علم کے کسی کی طرف انگلی نہیں اٹھانی چاہیے یہ منہج سلف میں سے نہیں ہے منہج سلف ہمیشہ علم کی روشنی پر قائم ہے۔ یہ جہالت ہے آپ تہمتیں لگائیں، تہمت تو جہالت ہی ہے تہمتیں لگانا کمزوروں کا راستہ ہے جاہلوں کا راستہ ہے اور جو طاقتور ہیں جو اہل علم ہیں ان کا راستہ علم کی بنیاد پر بات کرنا ہے علم کی روشنی میں بات کرنا ہے دلیل اور ثبوت کے ساتھ بات کرنا ہے اور علماء سے رہنمائی حاصل کر کے بات کرنی ہے۔

6-چھٹے نمبر پر جو اُن کی خوبی ہے"وسطيتهم بين الفرق"(سارے فرقوں کے بیچ میں وسطیت اور میانہ روی کا راستہ اختیار کیا ہے)۔ نہ افراط ہے نہ تفریط ہے، نہ غلو ہے نہ جفاء ہے بیچ کا راستہ ہے اور یہی خوبصورتی اور اعتدال کا راستہ ہے واللہ۔"يقول شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله"(شیخ الاسلام فرماتے ہیں)"أهل السنة في الإسلام كأهل الإسلام بين الملل"(اہل سنت والجماعت اسلام میں سے ہیں جیسا کہ اہل الاسلام ساری ملتوں کے بیچ میں ہیں)۔

دین اسلام کو دیکھیں اور باقی ادیان کو دیکھ لیں اعتدال کا دین اور وسطیت کا دین دین اسلام ہے کہ نہیں؟ آپ ہندوازم دیکھ لیں، نصرانیت کو دیکھ لیں، یہودیت کو دیکھ لیں، کوئی بھی آپ مذہب یا باطل دین کو دیکھ لیں آپ واللہ قسم کھا رہا ہوں آپ کو افراط اور تفریط نظر آئے گی ہر جگہ پر، دین اسلام واحد دین ہے جہاں پر واللہ کوئی افراط اور تفریط نہیں ہے فطرت کا دین ہے اور عین فطرت کے مطابق نازل ہوا ہے۔

اہل اسلام میں سے بعض ایسے لوگوں نے اپنے لیے خود مصیبتیں کھڑی کی ہیں اور افراط و تفریط کا راستہ اختیار کیا ہے اس لیے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت جو ہیں (اہل سنت جو ہیں) مسلمانوں میں سے جو اہل اسلام میں سے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ اہل اسلام ہیں دوسرے ادیان کے

سامنے۔کیا حقیقت ہے دین اسلام کی دوسرے ادیان کے سامنے؟ میانہ روی کا دین ہے، اعتدال کا دین ہے وسطیت کا دین ہے، اہل سنت والجماعت کو دیکھ لیں ذرا۔

"وقال أیضاً"(دوسری جگہ شیخ الاسلام رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں)"فهم وسط في باب أسماء الله سبحانه وتعالى بين أهل التعطيل الجهمية وأهل التمثيل المشبهة"(اب مثالوں کے ساتھ ثبوت کے ساتھ بات بیان کر رہے ہیں شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اب وسطیت کی بات آئی اعتدال میانہ روی کی بات آئی تو مثال دیکھ لیں پہلی مثال اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے باب میں درمیان میں ہیں)"بين أهل التعطيل الجهمية" (جہمیہ نے تعطیل کیا ہے کہ کوئی نام نہیں کوئی صفت نہیں انکار کیا ہے)،اور دوسری طرف "أهل التمثيل المشبهة"(مشبھۃ نے کہا کہ نہیں اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات ہیں اور وہ مخلوق جیسے ہیں)۔

اہل سنت کہاں ہیں؟ درمیان میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہر نام اور ہر صفت پر ہمارا ایمان ہے جو قرآن اور صحیح حدیث سے ثابت ہے چار شرطوں کے ساتھ (۱) بغیر تعطیل کے۔(۲) بغیر تحریف کے۔(۳) بغیر تکیف کے۔(۴) بغیر تمثیل کے۔افراط ہے حد سے گزرے ہیں تشبیہ کی ہے؟ نہیں۔ تفریط ہے جھٹلایا ہے؟ انکار کیا ہے تعطیل کیا ہے؟ نہیں۔ کہاں پر ہیں؟ وسط۔

"وهم وسط في باب أفعال الله تعالىٰ"(اللہ تعالیٰ کے افعال میں وسط ہے)۔کس کے؟"بين القدرية والجبرية" (قدری تقدیر کے منکر اور جبریہ جو اہل جبر ہیں)۔اہل سنت والجماعت کہاں پر ہیں؟ درمیان میں ہیں۔

قدری کیا کہتے ہیں؟ کہ انسان خود مختار ہے اپنی تقدیر کا خود خالق ہے انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے (قدری ہیں)۔اور جبریوں نے کیا کہا؟ کہ انسان مجبور ہے جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے انسان کا کوئی اپنا اختیار ہے ہی نہیں۔

ایک نے کہا ﴿مَا تَشَآءُوْنَ﴾ (التکویر:29)دوسرے نے کہا﴿اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ ،الگ الگ ہے نا۔اہل سنت نے کیا کہا؟ایک ہی آیت ہے کہ نہیں؟﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ دونوں کے بیچ میں ہیں کہ انسان کا اختیار بھی ہے اور انسان مجبور بھی ہے اصل اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور انسان خود مخلوق ہے انسان کے افعال بھی مخلوق ہیں(سبحان اللہ)۔

"وفي باب الوعيد"(اور وعید کے باب میں)"بين المرجئة والوعيدية من القدرية وغيرهم"۔اور وعید کے باب میں یعنی وعید کسے کہتے ہیں؟یعنی مرجئہ اور وعیدیہ، قدریہ و غیر ھم کے بیچ میں ہیں سے کیا مراد ہے؟ وعد اور وعید کے باب میں دونوں کو جن آیات میں بشارت ہے وعد کی آیات اور جن آیات میں ڈرانا ہے اور جہنم کا ذکر ہے وعید کی آیات، مرجئہ نے وعد کو لیا، معتزلہ نے وعید کو لیا،اہل سنت والجماعت نے دونوں کو لیا(اللہ اکبر)۔

"وفي باب أسماء الايمان والدين"(دین اور ایمان کے تعلق سے)"بين الحرورية والمعتزلة وبين المرجئة والجهمية" (بیچ میں ہیں ایک طرف حروریہ اور معتزلہ ہیں،دوسری طرف مرجئہ اور جہمی ہیں)۔

أسماء الإيمان والدين سے کیا مراد ہے؟ حروریہ کون ہیں؟خوارج اور معتزلہ ایک طرف، مرجئ اور جہمی ایک طرف (جہمی خود مرجئ ہیں ایک طرف)۔کس مسئلے میں اہل سنت والجماعت درمیان میں ہے؟ مسئلے کا تعلق ایمان سے ہے"أسماء الايمان"۔"فاعل الكبيرة"مسلمان میں سے اگر کوئی کبیرہ گناہ کرتا ہے تو وہ کہاں ہے کیا حکم ہے اس کا؟خوارج نے کہا کافر ہے دنیا اور آخرت میں، معتزلہ نے کہا کہ دنیا میں ایک منزلت میں ہے نہ مومن ہے نہ کافر ہے،ایک طرف ہو گئے۔"سلب الإيمان"ایمان سے تو نکال دیا دونوں نے آخرت میں، معتزلہ نے کہا کہ وہ ہمیشہ جہنم میں ہے۔دوسری طرف مرجئہ نے کیا کہا(جہمیوں نے)؟کہ پکا مومن

ہے کامل ایمان ہے۔اہل سنت والجماعت نے کیا کہا؟"مؤمن بإيمان فاسق بكبيرته"ایمان ہے مومن ہے مسلمان ہے لیکن فاسق مسلمان ہے معاملہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل و کرم سے معاف کردے اس کے ایمان کی وجہ سے (مومن تو ہے ناوہ)اور چاہے تو اپنے عدل وانصاف سے اسے سزادے۔درمیان میں ہے کہ نہیں وسطیت ہے کہ نہیں؟

"وفي أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم"(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے تعلق سے)"بين الروافض والخوارج"۔روافض نے کہا مرتد ہیں اور اہل بیت پر غلو کیا خوارج نے کیا کیا؟ خوارج نے تلوار اٹھائی صحابہ کرام کے خلاف،ایک طرف غلو ہے اور دوسری طرف جفاء ہے(سبحان اللہ) اور نواصب بھی ہیں۔حقیقتاً جو ہیں صحابہ کرام کے تعلق سے روافض نے تکفیر کی ہے اور صوفیوں نے حد سے گزار کر افراط سے کام لیا ہے پکارتے ہیں کہ نہیں؟لیکن یہاں پر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو کا ذکر کیا ہے روافض اور خوارج کا(واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نواصب یہ وہ لوگ ہیں جو شیعوں کی ضد میں نکلے اور یہ اہل شام میں سے لوگ تھے جو آل بیت سے بغض و نفرت رکھتے تھے کیونکہ روافض صحابہ کرام سے بغض و نفرت رکھتے تھے تو اُن کی ضد میں ایکشن (action)ہے اور یہ ری ایکشن(reaction)ہے ری ایکشن کے طور پر یہ لوگ نکلے اگرچہ ان کا کوئی خاص لیڈر نہیں کوئی خاص وجود نہیں ہے بعد میں آہستہ آہستہ ختم ہوگئے تھے لیکن اہل شام میں سے ایسے لوگ تھے جو بغض و نفرت رکھتے تھے آل بیت سے، جھگڑتے بھی تھے لڑتے بھی تھے لیکن یہ بھی اہل

بدعت میں سے ان کا شمار ہوا ہے نواصب کا، لیکن اہل سنت میں سے صحابہ کرام میں سے سلف میں سے کوئی بھی ناصبی نہیں تھا یہ تہمتیں ہیں محض۔

اس لیے روافض کیا کہتے ہیں؟ کہ ابو بکر ناصبی ہے، عمر ناصبی ہے (نعوذ باللہ)۔ کیوں بھئی کیسے وہ آئے بھی بعد میں ہیں وہ پہلے کیسے ناصبی ہو گئے بھئی؟! آل بیت سے محبت کرنے والے سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نفرت کرنے والے تھے سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے تھے یا نفرت کرتے تھے؟! سبحان اللہ۔

سوال: کس سے زیادہ نقصان ہے خوارج سے یا مرجئہ سے؟

جواب: کوئی شک نہیں کہ خوارج سے زیادہ نقصان رہا ہے، امت میں اگر تلوار اٹھی قتل و غارت ہوئی خوارج سے ہوئی ہے۔ خوارج سے مطلب صرف یہ نہیں کہ قتل و غارت کرتے ہیں دین کی بنیاد پر قتل کرتے ہیں نا، نہ دین رہا نہ دنیا رہی دونوں کے دشمن ہیں اور تکفیر بھی عام کی۔ تو دونوں دشمن ہیں کوئی شک نہیں ہے لیکن زیادہ خطرہ جو ہے خوارج کا ہے۔

آج بھی آپ دیکھتے ہیں کہ اخوان مسلمین کے خلاف کیوں علماء بات کرتے ہیں زیادہ؟ کیونکہ ساری برائیاں ان کے اندر شامل ہو گئی ہیں، جتنے بھی بدعتی گروہ ہیں سب کی برائیاں ان خوارج کے اندر آج موجود ہیں۔ حدیث میں بھی آیا ہے تو اس آسمان کے یہ سب سے بدترین لوگ ہیں کون ہیں؟ خوارج ہیں۔ جہنم کے کتوں کا لفظ آیا ہے بڑی خطرناک باتیں ہوئی ہیں! واللہ اعلم۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (17: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔